سوال

میں صراحتا کہتا ہوں کہ میں سوالات میں آپ کے جوابات سے بہت حیران ہوا ہوں کہ آپ نے سب سوالوں کے جوابات بہت ہی ذھانت وفطانت سے دیئے ہیں، میں حقیقتا اسلام کے بارہ میں مزید معلومات چاہتا ہوں، لیکن میں ہر بار ایک نئی چیز سکھتا ہوں اور کچھ شبہ میں پڑجاتا ہوں اس بار میرا سوال یہ ہے کہ: کیا یہ صحیح ہے کہ قرآن مجید فرقان حمید مرد کے لیے اپنی بیوی کو زدکوب کرنا یا پھر دانتوں سے کاٹنا جائز قرار دیتا ہے؟ اور اگر جواب اثبات میں ہو تو میں اس کی وضاحت چاہتا ہوں؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

ہمیں یہ بہت ہی خوشی ہوتی ہے کہ اپ ہماری ویب سائٹ پر بہت زیادہ تشریف لاتے اور مطالعہ کرتے ہیں، اور آپ اسلامی تعلیمات سیکھنے کی رغبت رکھتے ہیں، ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو اس چیز کی ھدایت نصیب فرمائے جس میں آپ کی دنیا اور آخرت کی سعادت ہے۔

قرآن مجید میں کہیں بھی کوئی آیت نہیں جس سے یہ اخذ کیا جاسکتا ہو کہ مرد اپنی بیوی کو دانتوں سے کاٹ سکتا ہے۔

1- قرآن کریم تو خاوند کو حکم دیتا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ احسان کرے، اور اس سے حسن معاشرت سے پش آئے، حتی کہ اگر قلبی محبت ختم بھی ہوجائے تو پھر بھی اس کے ساتھ اچھا سلوک کرے اس کے بارہ میں قرآن مجید میں کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے:

اوران کے ساتھ اچھے اور احسن انداز میں بود باش اختیار کرو، گو تم انہیں ناپسند کرو لیکن بہت ہی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو، اور اللہ تعالی اس میں بہت ہی بھلائی کردے النساء (19)۔

2- قرآن مجید نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ عورت کے اپنے خاوند پر کچھ حقوق ہیں، اور اسی طرح خاوند کے بھی اس کی بیوی پر کچھ حقوق ہیں، ان کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید بیان کرتا ہے:

اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے ان مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ، ہاں مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے اور اللہ تعالی غالب ہے حکمت والا ہے البقرۃ (228)۔

تو مندرجہ بالا آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ مرد کو عورت پر کچھ زیادہ حق حاصل ہیں جو کہ خرچہ وغیرہ میں اس کی مسؤلیت اور ذمہ داری کے بدلہ میں ہیں۔

3- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاوند کو اپنی بیوی کے بارہ میں احسان اور اس کی عزت کرنے کی وصیت فرمائی ہے، بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لوگوں میں سب سے بہتر ہی اس شخص کو قرار دیا جو اپنی اہل عیال کے ساتھ احسان کرتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(تم میں سے سب سے بہتر اور اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہے، اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم میں سب سے بہتر ہوں) سنن ترمذی حدیث نمبر (3895) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1977) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح سنن ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے۔

4-اور بیوی کے ساتھ احسان اور اچھے سلوک کے بارہ میں جو سب سے بہتر اور خوبصورت ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ خاوند کا اپنی بیوی کو کھلانا اور اس کے منہ میں لقمہ ڈالنا یہ اس کے لیے صدقہ کا درجہ رکھتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(آپ جو بھی نفقہ کرتے ہیں اس کا اجر ملتا ہے حتی کہ وہ لقمہ جو آپ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہیں وہ بھی) صحیح بخاری حدیث نمبر (6352) صحیح مسلم حدیث نمبر (1628)۔

4-اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

(تم عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالی سے ڈرو، بلاشبہ تم نے انہیں اللہ تعالی کی امان سے حاصل کیا ہے، اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ تعالی کے کلمہ سے حلال کیا ہے، ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو، اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مار کی سزا دو جو زخمی نہ کرے اور شدید تکلیف دہ نہ ہو، اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں اچھے اور احسن انداز سے نان و نفقہ اور رہائش دو) صحیح مسلم حدیث نمبر (1218)۔

اور حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان : (جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہوں) کا معنی یہ ہے کہ :

وہ انہیں گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیں جنہیں تم اپنے گھر میں داخل کرنا اور بٹھانا پسند نہیں کرتے چاہے وہ اجنبی مرد ہو یا پھر کوئی عورت، یا خاوند کے رشتہ داران سب کو یہ نہی شامل ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ تعالی کی کلام ختم ہوئی۔

تو اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلا کہ اگر بیوی خاوند کی نافرمانی اور مخالفت کرتی ہے تو اسے شدید مار نہیں بلکہ ہلکہ سا مارا جا سکتا ہے۔

اور یہ بھی اسی طرح ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بددماغی کا تمہیں ڈر اور خدشہ ہو انہیں نصیحت کرو، اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو، اور انہیں مار کی سزا دو اگر تو وہ تمہاری بات مان کر اطاعت کر لیں تو پھر ان پر کوئی راہ نہ تلاش کرو یقینا اللہ تعالی بلند و بالا بڑا ہے النساء (34)۔

تو جب عورت اپنے خاوند کے خلاف سرکشی کرے اور اس کی مخالفت کرے اور بات تسلیم نہ کرے تو وہ اس کے ساتھ یہ تین طریقے استعمال کرے سب سے پہلے وعظ و نصیحت اور پھر بستر سے علیحدگی، اور پھر آخر میں مار لیکن اس میں بھی یہ شرط ہے کہ وہ شدید قسم کی مار نہ ہو جس سے اسے زخم ہو یا پھر ہڈی ٹوٹنے کا خدشہ ہو۔

حسن بصری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یعنی ایسی مار جو کہ اپنا اثر نہ چھوڑے۔

اور عطاء رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے غیر مبرح مار کے بارہ میں سوال کیا تو ان کا جواب تھا کہ مسواک وغیرہ سے مارے۔

تو اس مار سے عورت کی توہین اور اسے اذیت دینا مقصود نہیں بلکہ اسے صرف یہ محسوس اور شعور دلانا ہے کہ وہ اپنے خاوند کے حق میں غلطی کر رہی ہے، اور اس کے خاوند کو اسے صحیح اور اس کی اصلاح کے لیے حق حاصل ہے۔

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب